سوال

(166) حضرت رسول اللہ ﷺ کا داڑھی رکھنا کہاں تک ثابت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت رسول اللہ ﷺ کا داڑھی رکھنا کہاں تک ثابت ہے ۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ داڑھی بالکل کٹانی یعنی قینچی لگانی بھی منع ہے ۔ بعض فرماتے ہیں کہ چھوٹے بڑے سب ایک برابر کرانے کی کوئی مخالفت نہیں ۔ براہ مہربانی صحیح حدیث درج فرمایئں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ کے متعلق بارہا مذاکرات علمیہ لکھے گئے ہیں ۔ اس بارے میں دو حدیثیں مختلف آئی ہیں ۔ ایک میں تو فرمایا داڑھی بڑھاو ۔ دوسری میں حضرت کا اپنا فعل ہے ۔ کہ داڑھی کے اردگرد سے بڑھے ہوئے بال کٹالیا کرتے تھے ۔ اس لئے تطبیق یہ ہے کہ ساری رکھنی مستحب ہے ۔ اور ایک مشت کے برابر رکھ کر باقی کٹا لینا جائز ہے ۔ (22جمادی الاول 45 ہجری)

تشریح

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکین ووفروا اللحی وانہکوا الشوارب وکان ابن عمر اذا حج اواعتمر قبض علی لحیة فما فضل اخذہ انتہی

موطا امام مالک رحمة اللہ علیہ میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ احرام کی حالت میں قصر یا اصلاح شعر لحیة وغیرہ نہ کرتے تھے ۔ الایوم النحر ورنہ ویسے بعد ضرورت یہ حصر نہ تھا ۔

مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا افطر من رمضان وہو یرید الحج لم یاخذ من راسہ ولحیتہ شیا حتی یحج انتہی ص 155

پس ثابت ہوکہ یہ عدم قصر وحصر صرف شوال وزی قعدہ و9 یوم زی الحجہ کا بسبب احرام ہوتا تھا نہ کہ عام طور پر سال بھر تک پس حسب ضرورت سال بھر تک عدم قصر نہ تھا ۔ اور چونکہ اکثر لوگ بعد رمضان حج کے لئے محرم ہوجاتے ہیں ۔ اور وہ احرام میں ریش بروت وغیرہ کی اصلاح جائز نہیں ۔ الایوم النحر اس لئے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں حج وعمرہ کا زکر ہے ۔ ورنہ ویسے حسب ضرورت شرعی اصلاح کے ترک کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور نیل الاوطار میں ہے ۔

قال القاضی عیاض یکرہ حلق اللحیة وقصہا وتحریفہا واما الاخذ من طولہا وعرضہا فی حسن وتکرہ الشہرة فی تعظیمہا کما تکرہ قصہا وحلقہا وقد اختلف السلف فی ذلک فمنہم من لم یجد بل قال

لایترکہا الی حد الشہرۃ ویاخذ منہا وکرہ مالک حلولہا جدا ومنہم من حد بما زاد علیا لقبضۃ فیزال ومنہم من کرہ الاخذ منہا الافی حج اوعمرہ انتہی ج1 ص97)

حاصل یہ کہ سلف صالح ،جمہور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین وائمہ محدثین کے نزدیک ایک مشت تک داڑھی کو بڑھنے دینا حلق وقصر وغیرہ سے اس کا تعارض نہ کرنا واجب ہے ۔کہ اس میں اتباع سنت اور مشرکوں کی مخالفت ہے ۔ اور ایک مشت سے زائد کی اصلاح جائز ہے ۔ اور بافراط شعر لحیہ وتشوہ وجہ وصورت وتشبہ بہ بعض اقوام مشرکین ہندو سادھو وسکھ وغیرہ جن کا شعار باوجود افراط شعر لحیۃ عدم اخذ ہے ۔ قبضہ سے زائد کی اصلاح واجب ہے ورنہ مشرکوں کی موافقت سے خلاف سنت بلکہ بدعت ثابت ہوگی ۔ جس کا سلف صالحین میں سے کوئی بھی قائل نہیں ۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ حدیث نبوی ﷺ

انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى خالفوا المشركين

جب تک حدیث کے تینوں جملوں پر پوری طرح عمل نہ کیا جائے گا ۔ اتباع سنت اور مشرکین کی مخالفت نہ ہوگی ۔ مثلاً اگر کوئی مونچھوں کو حذف کردے ۔ اور اعفاء لحیہ نہ کرے ۔ یا کرے ۔ مگر باوجود افراط شعر لحیہ وتشوہ وجہ وتشبہ بہ بعض مشرکین مذکورہ بالا اس کی اصلاح نہ کرے تو حدیث کے جملہ خالفوا المشرکین پر عمل نہ ہوگا ۔ اسلئے کہ خالفوا المشرکین کا الف لام استغراقی ہے ۔کہ مشرکوں کے ہر نوع کی ہر نوع وہر حیثیت سے مخالفت کاملہ واجب ہے ۔ اور وہ مخالفت قطع شوارب سے ہو یا اعفاء لحیہ سے ہو یا باوجود افراط شعر لحیہ عدم اصلاح شعر لحیہ سے ہو اور اگر ان شقوق میں سے کوئی شق باقی یا ناقص رہ گئی تو مخالفت کاملہ نہ ہوگی ۔ لہذا اتباع سنت بھی نہ ہوگا ۔ ورنہ داڑھی مونچھیں منڈوانے والے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا ۔کہ انھکوا الشوارب پر عمل ہو کر اتباع سنت ومخالفت مشرکوں کی ہوگئی ۔ ولا قائل بہ احد من علماء الاسلام پس افراط شعر کی صورت میں قبضہ سے زائد کی اصلاح واجب ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امر تسری]

جلد2 ص136

محدث فتویٰ